مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج (کویت)

گستاخ رسول اور مرتد

اسلام میں دونوں کی سزا قتل ہے

مرتد اس شخص کو کہتے ہیں جو پہلے مسلمان ہو اور پھر ضروریات دین اور اسلام کے بنیادی احکامات کا انکار کر دے تو ایسا شخص شرعی اصطلاح میں مرتد کہلاتا ہے۔ ایسا شخص جو اسلام سے پھر جائے یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ماننے سے انکار کر دے وہ مرتد کہلائے گا۔ فرمان نبوت کا انکار ہو یا ختم نبوت کا انکار دونوں ارتداد کے حکم میں آتے ہیں۔ اس لئے اس بات پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن وسنت میں سے کسی ایک کی حجیت کا بھی منکر ہو وہ مرتد ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ زندیق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو انہوں نے ان کو جلا ڈالا۔ پھر جب اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کر دو (بخاری) اسلامی حکومت میں حدود اسلامی کے نفاذ میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس کا اجراء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات مبارکہ میں فرمایا۔ بخاری و مسلم میں متفق علیہ حدیث ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ جس کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ اونٹوں کے رہنے کی جگہ چلے جائیں........ پھر وہ مرتد ہو گئے۔ اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے ان کے پیچھے سواروں کو بھیج کر حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر لایا جائے جب انہیں پکڑ کر لایا گیا تو ان کے جرم کی سزا پر ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ آخرکار وہ سب مر گئے۔ (بخاری و مسلم) دنیا میں ارتداد پر سزا پانے کے بعد آخرت میں اپنے کفر کی وجہ سے مرتد جہنم کی آگ کا ایندھن بھی بنے گا۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں، اسلام میں سب سے بڑی عزت اور عظمت اللہ رب العزت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ اب اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو اس کی سزا قتل ہے۔ حاکم اسلامی پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو تین دن کے لئے قید میں رکھ کر مہلت دے۔ اگر وہ ان تین دنوں میں توبہ کر کے دائرہ اسلام میں لوٹ آئے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اسلام نے مرتد کی سزا قتل مقرر کی ہے۔ اس حکم اسلامی پر تمام مکاتب فکر اور فقہاء ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ مرد اور عورت دونوں اس حکم میں برابر ہیں۔ مرتد کی سزا میں قتل کرنا کوئی ظلم نہیں بلکہ اسلامی معاشرہ کو ارتداد سے بچانے کے لئے یہ ایک عظیم قدم رحمت ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو ارتداد سے بچایا جائے۔ جرائم پر سزا سے دوسرے لوگوں کے لئے عبرت کا درس ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتی تھی تو ایک شخص نے اس کا گلہ گھونٹ ڈالا جس سے وہ مر گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون معاف کر دیا (ابوداؤد) یعنی ایسے شخص سے کوئی مواخذہ نہیں کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ایک بہت بڑا جرم ہے جس کی سزا یہی ہے۔ اور پھر آخرت میں ایسے شخص کے لئے جو ارتداد کا مرتکب ہوتا ہے سخت ترین عذاب ہے۔ وہ نار ہے، جحیم ہے جہنم ہے اور دوزخ کی آگ ہے۔ جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ اگر کسی اسلامی حکومت میں اس کا نفاذ نہیں تو اللہ کی عدالت میں مرتد کو سزا سے نہیں بچایا جا سکتا کیونکہ جو کفر پر مرے اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اس دن (قیامت کے دن) بہت سے منہ سفید (منور) ہوں گے اور بہت سے منہ کالے ہوں گے پس جن کے منہ کالے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے تھے تو تم نے جو کفر کیا ہے اس کے بدلے میں عذاب چکھو" (سورہ آل عمران۔ القران) مرتد کو کافر کہنا عین اسلامی حکم ہے کیونکہ ایسا شخص جو ضروریات دین میں کسی ایک کا انکار کرتا ہو یا اسلام کے بنیادی احکامات کا استہزا کرتا ہو یا رسول اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان یعنی سنت نبوی کی حجیت کا منکر ہو یا اللہ رب العزت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہو یا شعائر اسلامی کے خلاف بکتا ہو تو ایسا شخص کیسے مسلمان ہو سکتا ہے۔

اسلام نے دو ملی نظریے کا تصور دیا ہے۔ اس دنیا میں دو ملتیں ہیں ایک ملت مسلم ہے اور دوسری ملت کافر۔ ان دونوں اصطلاحوں کو قرآن پاک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا ہے۔ دنیا کے سارے انسان مومن نہیں بلکہ انسانوں میں دو گروہ ہیں جن کی تقسیم مسلمان اور کافر کے ساتھ ہے۔ دنیا کے تمام مسلمان ایک ملت ہیں اور کافر دوسری ملت ہیں اور پھر جب کوئی مسلمان اسلام سے پھر جائے تو وہ ملت کفر کا فرد بن کر مرتد کے حکم میں آتا ہے۔ پھر ایسے مرتد کو مسلمان سمجھنا بھی منع ہے۔ بلکہ مرتد کو کافر سمجھنا عین اسلامی حکم ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ رب ذوالجلال ہم سب مسلمانوں کو ایمان و اسلام میں استقامت و اخلاص سے قبول فرما کر خاتمہ بالخیر ایمان پر فرمائے اور اس دور پرفتن میں ارتداد سے بچائے اور ہماری حفاظت فرمائے (آمین) شرعی طور پر مرتد پر جو احکامات لاگو ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اگر اسلامی حکومت میں ارتداد کی سزا ہے تو اس کو تین دن کی مہلت دے کر قید میں رکھے پھر اگر وہ اپنے ارتداد سے باز نہیں آتا اور توبہ نہیں کرتا تو حاکم وقت اس کو قتل کرا دے۔

(۲) اگر مرتد ملک سے باہر بھاگ گیا یا ملک میں قانون ارتداد میں سزا نہیں ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ زندہ ہے اور حکومت کی سزا سے بچ گیا ہے تو فقہی طور پر ایسے مرتد کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی بیوی عدت پوری کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے شادی کر سکتی ہے کیونکہ ایک مسلم خاتون کسی کافر مرتد کی بیوی نہیں بن سکتی اور اس طرح کوئی مرتد شخص کسی مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔

بقیہ ص 16 پر